روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹۵ ہفتہ ۱۸ ذیقعدہ - ۱۴۱۴ھ ‘ ۳۰ - شہادت ۷۳ ۱۳ ہش ‘ ۳۰ - اپریل ۱۹۹۴ء

جماعت کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی ترقی نہیں کر سکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دینوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا۔ دشمنی و نفاق حسد و کینہ ‘بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو۔ آل عمران: ۱۱۵) (ایمان والوں) کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۱-۲۸۲)

نمایاں کامیابی

○ مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب ۵/۶ دار الصدر شمالی ربوہ رقم فرماتے ہیں

میرے بیٹے عزیزم محمد ظفراللہ خان نے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم ایس سی بائیو کیمسٹری میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ چنانچہ صدر پاکستان نے یونیورسٹی کی کانووکیشن منعقدہ ۱۷- اپریل ۹۴ء کے دوران عزیزم محمد ظفراللہ خان کو گولڈ میڈل دیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ثابت ہو اور آئندہ بھی اسے بڑھ چڑھ کر کامرانیوں سے نوازے

ولادت

○ سید احسن اسماعیل صدیقی صاحب گوجرہ سے لکھتے ہیں

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم سید توصیف احمد احسن کے ہاں مورخہ ۶- مارچ ۹۴ء بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے نائلہ توصیف عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

اعلان تعطیل

مورخہ یکم مئی ۱۹۹۴ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہے۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

صادقوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان میں عجیب در عجیب خواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے۔ پھر جب ہوش سنبھالتا ہے۔ پھر جب جوان ہوتا ہے پھر جب بری صحبتوں میں پھنستا ہے۔ جب اچھی صحبتوں میں آتا ہے۔ جب کامیاب زندگی بسر کرتا ہے جب ناکام ہوتا ہے تو اس کے حالات میں تغیر پیش آتے رہتے ہیں۔ میں نے ایک خطرناک ڈاکو سے پوچھا کہ کبھی تمہارے دل نے ملامت کی ہے تو وہ کہنے لگا کہ تنہائی میں ضرور ضمیر ملامت کرتا ہے مگر جب ہماری چار یاری اکٹھی ہوتی ہے تو پھر کچھ یاد نہیں رہتا۔ اور نہ یہ افعال برے لگتے ہیں یہ سب صحبت بد کا اثر ہے۔ قرآن کریم میں (صادقوں کی صحبت اختیار کرو) کا اسی واسطے حکم آیا ہے تاکہ انسان کی قوتیں نیکی کی طرف متوجہ رہیں اور نیک حالت میں نشوو نما پاتی رہیں۔ غرض انسان کے دکھوں میں اور خیالات ہوتے ہیں۔ سکھوں میں اور۔ اور کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے ناکام ہو تو اور طرز‘ طرح طرح کے منصوبے دل میں اٹھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہیں اور جس کے بہت سے ایسے محرم راز ہوتے ہیں تو پھر انجمنیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا تو نہیں مگر یہ حکم ضرور دیا۔

ایمان والو! ہم جانتے ہیں کہ تم منصوبہ کرتے ہو۔ انجمنیں بناتے ہو مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ تو ”گناہ۔ سرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے میں نہ ہو بلکہ نیکی اور تقویٰ کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل ان کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر جب شرارت پر کمر باندھی تو فراعنہ کی نظر میں بہت ذلیل ہوئے مگر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے ان کو نجات ملی۔ یہاں تک کہ وہ فاتح ہو گئے اور وہ اپنے تئیں (ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں) سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہو گئی۔ ان میں بہت ہی حرامکاری شرک اور بدذاتیاں پھیل گئیں تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلط کیا۔

۷۰ برس وہ اس بلا میں مبتلا رہے۔ آخر جب بابل میں دکھوں کا زمانہ بہت ہو گیا۔ اور ان میں سے بہت صلحا ہو گئے حتیٰ کہ دانیال۔ حزقیل‘ ارمیا اور ایسے برگزیدہ بندگان خدا پیدا ہوئے اور انہوں نے جناب الٰہی میں خشوع و خضوع سے دعائیں مانگیں تو ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ کیا تھا وہ تو ہلاک ہو چکی۔ اب ہم ان کی خبرگیری کرتے ہیں۔

(از خطبہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء)

★ ☆ ★ ☆ ★

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۰ - شہادت ۱۳۷۳ ہش   ۳۰ - اپریل ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

○ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے۔ اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اس طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔

○ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے (دین حق) کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔

○ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (اور متقیوں کا انجام تیرے رب کے حضور بہت اچھا ہے) اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔

○ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں ایک شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

○ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

نویدِ خوش دلی ہم کو ملی ہے
زمین و آسمان ہمراہ ہوں گے
اسی صورت اگر ملتے رہے لوگ
ہمارے ہی گدا و شاہ ہوں گے

ابو الاقبال

○

تُو نہیں چاہتا، نہ چاہ مجھے
پیار ہے تجھ سے بے پناہ مجھے

مجھکو اُس کی پناہ حاصل ہے
کون کر سکتا ہے تباہ مجھے

مُجھ میں بھی دسترس دفاع کی ہے
وہ سمجھتا ہے بے سپاہ مجھے

جان سے بھی عزیز تر ہے مجھے
اُس نے بخشی ہے ایک آہ مجھے

میں تیرے پیار کی حدود میں ہوں
دیکھ لے تُو بھی اک نگاہ مجھے

مجھکو منظور صرف آہ رہنا
ہے میسر وہ بارگاہ مجھے

اک وسیلے سے شعر کہتا ہوں
شعر کہنا ہے یُوں گناہ مجھے

غالب احمد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں

انسان کی تمام طاقتوں اور قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہونی چاہئے مثلاً رسول کریم ﷺ کا حکم ہے کہ اگر چین سے علم حاصل ہو سکے تو چین جانا ضروری ہے یعنی ذہنی اور علمی قوتوں اور استعدادوں کی کمال نشوونما کے لئے سختیاں برداشت کرنی چاہئیں۔

پھر اخلاق پر بڑا زور دیا ہے فرمایا کھانا کھاتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا کہ تمہارے کھانے پینے کا کہیں تمہارے اخلاق پر برا اثر نہ پڑے چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس بات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ (دین حق) میں جو ممنوعات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اخلاق درست رہیں آپ نے فرمایا سئور کے گوشت کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ انسانی جسم اور انسانی اخلاق پر اچھا اثر نہیں کرتا۔ اور پھر ممنوعات میں صرف وہ چیزیں ہی نہیں کہ جن کے کھانے کا حکم ہے۔ بلکہ جس رنگ میں کھانے کا تعلق ہے اس کے بھی بعض پہلوؤں میں ممانعت ہے مثلاً آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابھی بھوک کا احساس ہو تو کھانا چھوڑ دو۔ (خطبہ ۴/ فروری ۱۹۷۲ء)

بعض اہم ہومیو پیتھک ادویہ کے مزاج اور خواص کا تذکرہ

میں چاہتا ہوں کہ اکثر احمدیوں کو ہومیو پیتھی کی موٹی موٹی سمجھ آجائے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ۲۰۔ اپریل ۹۴ء کو بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن ۲۰۔ اپریل- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کے بارے میں دواؤں کے مزاج اور علامات کے بارے میں کلاس کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرے ذہن میں اس کلاس کا یہ نقشہ نہیں ہے کہ تمام میٹیریا میڈیکا آپ کو سنا دوں۔ کیونکہ میں نے حساب کیا ہے کہ اس لحاظ سے بعض دوائیں تو ایسی ہیں کہ ایک ایک دوا چار چار پانچ پانچ دن لے لے گی اور اس کے علاوہ بھی روزانہ دو تین دوائیں بیان ہو سکیں گی۔ اس حساب سے ساری دواؤں کے بیان میں ۱۰۔ ۱۲ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ لگ جائیں گے۔ اس لئے میں یہ کروں گا کہ دواؤں کا وہ تعارف کروا دوں جو عموماً پڑھتے وقت ذہن میں نقش نہیں ہوتا۔ اور جو باتیں اہم ہیں وہ بتا دوں۔

اس طرح سے ایسی دوائیں جو زیادہ کام آنے والی ہیں ان کا ذکر کردوں پھر بیماریوں کا تعارف کروا دوں۔ اور جو نسخے میں نے بنائے ہیں ان کا ذکر کروں۔ جب مختلف دواؤں کا تعارف حاصل ہو جائے گا تو آپ خود بھی نسخے بنا سکیں گے۔ بعض موسم کی بیماریاں مثلاً نزلہ ہے ان کے بارے میں بتا دوں۔ اس کے بارے میں نے جو انفلوئنزینم اور بے سیلی نم کا نسخہ دیا ہے بہت سے لوگوں نے اسے استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ میں دواؤں کا ایسا تعارف کروا دوں کہ دواؤں کے بنیادی مزاج سے واقفیت حاصل ہو سکے۔ پھر یہ بھی چاہئے کہ جسم کی بناوٹ اور ساخت کا کچھ علم آپ کو حاصل ہو سکے۔ چاہے آپ نان پروفیشنل ہوں تب بھی آپ کو جسم کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہونا چاہئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ اکثر احمدیوں کو دواؤں کی اتنی واقفیت حاصل ہو جائے کہ روزمرہ کی بیماریوں میں دوا استعمال کر سکیں۔ پھر سفر کے دوران جو بیماریاں اچانک لاحق ہوتی ہیں ان کا علاج کر سکیں۔ اس سے آپ کے بہت سے خرچ بچیں گے اور بہت سی سر دردیاں بچ جائیں گی۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے بعض اہم دواؤں کے مزاج کے بارے میں بیان فرمایا۔

ایبراٹی نم حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوائی ایسی جگہ استعمال کی جاتی ہے کہ بعض امراض جگہ منتقل کر لیتے ہیں۔ مثلاً کن پیڑے ہیں۔ ٹھنڈ لگ جائے تو دوا کے استعمال سے ان کو دبا دیا جاتا ہے تو بعض اوقات یہ بیماری ان اعضاء میں منتقل ہو جاتی ہے جو نسل پیدا کرنے والے ہیں۔ اگر اس طرف منتقل ہو جائے تو عام ادویہ میں ان کا کوئی علاج نہیں۔ بعض لوگوں کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوتے ان کی ماضی کی جب ہسٹری کھنگالی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کو بچپن میں کن پیڑے نکلے تھے جو کسی دوا کے اثر سے نیچے کی طرف منتقل ہو گئے ایسے امراض کے لئے ایبراٹی نم چوٹی کی دوا ہے۔ یعنی انتقال مرض میں۔ بعض اوقات جوڑوں کے درد کو اچانک شفا ہوتی ہے مگر دل کی طرف اس کا حملہ منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ بہت مہنگا سودا ہے۔ ایبراٹی نم اس سلسلے میں بہت اچھی دوا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کے علاوہ بعض اوقات اسہال سے قبض یا قبض سے اسہال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوکھا پن کی یہ بہت موثر دوا ہے۔ اس کی علامتیں سردی اور نمی ہے

ایکٹیا ریسی موسا

Actea Racemosa اس کی علامات میں حرکت سے تکلیف ہونا اور آرام سے آرام آنا ہے۔ رس ٹاکس آرام سے بڑھتی ہے اور حرکت سے آرام پاتی ہے۔ تاہم ابتدائی حرکات بہرحال تکلیف دیتی ہیں۔ رس ٹاکس رات کو جسم میں دردیں بھرتی رہتی ہے کچھ دیر بعد آرام آجاتا ہے۔ کروٹ بدلنے سے آرام آتا ہے آرسنک کی بے چینی گہری ہوتی ہے روح کی بے چینی کی طرح۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایکٹیا میں انتقال مرض ہوتا ہے۔ جسمانی تکلیفوں سے ذہن کی طرف مرض کا انتقال ہو جاتا ہے۔ بچیوں میں ہسٹیریائی مزاج جسمانی تکلیف کو ہٹا دینے سے ہوتا ہے اس کے ساتھ ذہنی پریشانی شروع ہو جائے تو اس دوا کا استعمال کیا جاتا ہے بعض اوقات ذہنی تکلیف سے بچی خاموش ہو جائے گی۔ اگر زور دیں تو رو پڑے گی یہ ایکٹیا کی خاص علامت ہے۔ اس کا غم سے خاص تعلق ہے۔ غم سے دماغ پر جو اثرات ہوتے ہیں وہ جسم پر منتقل ہوتے ہیں۔ یہ اس دوائی کی خاص علامت ہے۔ ہر شخص کو غم سے تکلیف یکساں نہیں ہوتی۔ نازک مزاج عورتوں میں غم سے ایام کی بے قاعدگی کی تکلیف ہو جاتی ہے یا جوڑوں کا درد ہو جاتا ہے۔

ایبراٹینم میں اسہال سے قبض ہو جانا اور قبض سے اسہال ہو جانا یہ علامات اس میں بھی ہیں۔ آنکھوں میں اور گدی میں درد ہوتا ہے۔ عام طور پر نوبیاہتا بچیوں کو پہلے حمل میں متلی ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا پہلے میں اس کا عام علاج کرتا تھا لیکن بعض دفعہ متلی کی کیفیات ایسی ہوتی تھیں کہ اس سے مطلق آرام نہ آتا تھا۔ اس لئے کہ ہومیو پیتھی میں اسپرین قسم کا کوئی علاج نہیں۔ بعض بچیوں کو بڑی سخت متلی ہوتی ہے۔ اس کے لئے یہ بڑی مفید دوا ہے۔

ایلیس کولس اس کا نمایاں پہلو کنفیوژن (انتشار) ہے۔ دماغوں میں کنفیوژن تھکاوٹ یا زیادہ کام کرنے سے ہوتا ہے۔ اور نیند سے آرام پاتا ہے۔ جب سونے سے کنفیوژن بڑھے تو یہ اس دوا کی علامات ہیں۔ یہ علامات لائیکو پوڈیم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ بچہ نیند سے اٹھتا ہے اسے کچھ پتہ نہیں لگتا۔ یادداشت کی کمی ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ نئی جگہ جائیں سو کر اٹھیں تو دل میں کنفیوژن ہوتا ہے کہ رستہ کہاں ہے۔ میں کہاں ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ایسے لوگوں میں غم بھی زیادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر خوش مزاج ہوتے ہیں مگر ذرا سا مزاج کے خلاف بات ہوئی تو مزاج بگڑ گیا۔ سخت چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے یہ اس وقت ہے جب ذرا مزاج کے خلاف بات ہو۔ اس میں سردی سے تکلیف بڑھتی ہے۔ آنکھوں کی سرخی اس کی خاص علامت ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اس سرخی کو آنکھوں کی پائلز قرار دیا ہے۔

باقی ادویہ میں سردی پسند آتی ہے۔ پلسٹیلا میں دردیں گرمی سے بڑھتی ہیں اور سردی سے آرام آتا ہے اعصاب کا تشنج Muscular Spasm بھی اس کی علامت ہے۔

ایکٹیا ریسی موسا میں جس کروٹ عورت لیٹتی ہے اس طرف کے پٹھے پھڑکنے لگتے ہیں۔ پھڑکنے کا تعلق Spasm سے ہے۔ بعض تشنج ایسے ہوتے ہیں کہ آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ بعض آکر جاتے اور پھر آتے رہتے ہیں۔ نبض کی طرح۔ وضع حمل میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو تشنج کولہوں کی طرف جاتا ہے اس وقت ایکٹیا کی ایک خوراک ۳۰ یا ۲۰۰ کی طاقت میں استعمال کرائیں تو بعض دفعہ ایک ہی خوراک سے آرام آجاتا ہے۔

کولوفائیلم بھی اس موقع پر استعمال ہوتی ہے۔ دردیں جب نیچے جاتی ہیں تو بچے کو باہر دھکیلنے والے Muscles کی طرف جانے کی بجائے اس کی دردیں نیچے اتر کر ران میں دائیں بائیں پھیل جاتی ہیں۔ رحم کا منہ نہیں کھلتا۔ شدید تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح ارگٹ دینے سے رحم کا منہ شدت سے بند ہو جاتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا انور آباد لاڑکانہ میں ایک دفعہ میں دورے پر گیا تھا رات ۱۱۔ ۱۲ بجے ہمارا جلسہ ہو رہا تھا۔ کہ ایک شخص روتا پیٹتا آگیا کہ میری بیوی مر رہی ہے اس کے لئے دعا کریں۔ میں نے کہا دعا کریں گے لیکن بتاؤ تو کہ ہوا کیا اس نے یہی علامات بتائی کہ منہ نہیں کھل رہا۔ اس کو میں نے اپنے سفری بیگ سے کولوفائیلم نکال کر دی۔ دس پندرہ منٹ

کے اندر ہی وہ خوشی سے واپس آیا کہ موٹا تازہ صحت مند بچہ پیدا ہوا ہے۔ مرغی پلیٹ میں رکھی ہوئی ساتھ لے کر آیا۔ اظہار تشکر کے لئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ دوا عورتوں کو آپریشن سے بچالیتی ہے۔ موت سے بچا لیتی ہے۔

پلسٹیلا کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کی دو چار خوراکیں بار بار مناسب وقفے سے دینے سے یہ دردوں کو اٹھاتی بھی ہے اور ان کو کنٹرول بھی کرتی ہے۔ انگلستان میں ایسی مریض عورتوں کو پلسٹیلا کے استعمال سے جن کے آپریشن کا فیصلہ ہو گیا تھا، معمول سے کم تکلیف سے ولادت ہو گئی۔

ای تھوزا حضرت صاحب نے فرمایا اس دوا کا کوئی بدل ایلوپیتھک طریق میں نہیں ہے۔ بچے کو سوکھا کی بیماری ہے۔ بچہ دودھ پیتا ہے لیکن تھوڑی سی دیر میں آدھا کچا پھٹا ہوا دودھ باہر نکال دیتا ہے۔ اور بھوک پھر سے دوبارہ لگ جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ میرے پاس ایک بچہ فضل عمر ہسپتال سے لایا گیا۔ اس کی شکل سوکھے کی وجہ سے ایسی خوفناک ہو گئی تھی جیسے موت سے ڈرانے والی شکل ہوتی ہے، جس میں کھوپڑی اور دو ہڈیاں بنی ہوتی ہیں، اس جیسی شکل ہو گئی تھی۔ سر بڑا سا چہرہ پچکا ہوا۔ اس کے ماں باپ نے بتایا کہ اس پر کوئی دوا کام نہیں کر رہی۔ کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے کہا اسہال آتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نہیں۔ مسلسل قبض ہے۔ ایک ماہ ہو گیا ہے ڈاکٹر کہتے کہ شاید اس کی نالی ہی نہ بنی ہو۔ ایک بار بھی قبض نہیں کھلی۔ اس کو میں نے یہ دوا ای تھوزا دی۔ ایک دن کے بعد والدین نے بتایا کہ پیٹ چل پڑا ہے۔ اور صرف ایک ہفتہ میں مکمل صحت ہو گئی۔ یہ ایک مثال ہے لیکن جب بھی ایسی کیفیت ہو یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔

ای تھوزا کی ایک بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ اس میں گرمی سے تکلیف سر کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ عموماً پیٹ کی خرابی بھی ہوتی ہے۔ ایسا بچہ جس کے دماغ میں نقص ہو اس کی بیماری پیٹ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

آپ نے فرمایا اس کی ایک نمایاں علامت لرزش ہے اس میں آنکھیں دائیں بائیں لرزتی ہیں۔ اور عمر کے ساتھ یہ بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ شدید ذہنی تکلیف ہوتی ہے۔ ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ بلیک سپاٹ بھی آجاتا ہے۔

ایسا مریض جس کا اے گے رے ٹس سے تعلق ہو اس کا دماغ کمزور ہوتا ہے آہستہ آہستہ سیکھتا ہے۔ دورہ بھی پڑ سکتا ہے۔ آنکھیں کانپیں یا نہ کانپیں۔ ایسے موقع پر یہ دوا استعمال کریں بعض بچے ایسے ہوتے ہیں کہ صبح کے وقت زیادہ کمزوری دکھاتے ہیں۔ عام طور پر ٹھیک ہیں لیکن جب کوئی نئی بات کریں تو بالکل کنفیوز ہو جاتے ہیں۔ جوں جوں دن بھر ذہن ایکسائیٹ ہوتا جاتا ہے یہ تکلیف کم ہوتی جاتی ہے۔ شام یا رات کو نئی باتیں بھی سن یا سمجھ لیتا ہے۔ اس کو اے گے رے ٹس دیں۔ اس کی اور بھی علامات ہیں۔ بہرا پن اعصابی کمزوری۔ سردی لگنے سے پاؤں سوج جاتے ہیں۔ کان سوج جاتے ہیں ماؤف حصے پر غیر معمولی خون کا دباؤ ہوتا ہے۔ ہاتھ لگانے سے خارش ہوتی ہے۔ مگر کھجائیں تو تکلیف ہوتی ہے۔ خارش اندر کہیں ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا بعض الرجیز میں بھی یہ دوا مفید ہے۔ ملیریا کا علاج کیا گیا تو ہاتھ پاؤں پھول گئے ایسے وقت اے گے رے ٹس مفید ثابت ہوتی ہے اگر باقی مزاج بھی ملتا ہو تو اس کا استعمال تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

اس میں بولنا مشکل ہوتا ہے۔ بچوں اور بڑوں دونوں کو بات کرتے وقت کوشش کر کے زور لگانا پڑتا ہے یہ ہکلانے کی شکل ہے جسے Stemring کہتے ہیں اس کی اصل بیماری خوف ہوتی ہے۔ ان کا نفسیاتی علاج بھی ضروری ہے۔ عام طور پر ہکلانے کے لئے سٹریمونیم دی جاتی ہے۔ جو گہرے اعصابی خوف سے تعلق رکھتی ہے حضرت صاحب نے احمدی ہومیو پیتھوں کو مشورہ دیا کہ انہیں ہکلانے کی بیماری میں اے گے ری ٹس استعمال کرنی چاہئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ عام طور پر ہکلانے کی بیماری میں سٹریمونیم ۳۰ سے ۱۰۰۰ تک کی طاقت کی استعمال کی جاتی ہے مگر بہت کم مریضوں کو نمایاں فائدہ ہوتا دیکھا ہے اے گے ری ٹس کے بارے میں حضرت صاحب نے بتایا کہ اس میں بھی انتقال امراض کا مادہ ہوتا ہے۔ خصوصیت سے عورتوں میں دودھ بند ہونے سے دماغی علامات ظاہر ہوتی ہیں پاگل پن کے آثار ہوں تو یہ دوا نمایاں اثر دکھاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہر دوا کی اپنی شناخت ہے اور مریض کی اپنی شناخت ہے۔ ان دونوں کو ملانا چاہئے۔

ایکٹس اس دوا کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا اس میں بھی رحم کے نیچے گرنے کا احساس پایا جاتا ہے خودکشی کا رجحان بھی ہوتا ہے۔ ایسی سر درد ہوتی ہے جو روشنی سے بڑھتی ہے۔ فوٹو فوبیا یعنی آنکھوں کو روشنی سے تکلیف ہوتی ہے۔ پیٹ کی ہوا کے لئے بھی یہ بڑی اچھی دوا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یورپ میں تو ڈاکٹر اس کے آگے ہتھیار ڈال چکے ہیں ایسی ایسی دوائیں دیتے ہیں منہ کا مزا بگڑ جاتا ہے۔ اس لئے آنکھیں بند کر کے Antacid نہ لیں۔ اگر انتڑیوں کی حرکات Peristolic Movements خراب ہوں تو معدے میں قدرتی ایسڈ بن جاتا ہے جو بہت خراب ہوتا ہے ایسی صورت میں نکس وامیکا دی جائے تو یہ حرکات بحال ہو جاتی ہیں اور مرض کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

حضرت مرزا بشیر احمد - ایم اے

جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ فرماتے تھے کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص سچا مومن نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

تشریح: یہ حدیث دینی اخوت کا حقیقی معیار پیش کرتی ہے سب سے پہلے قرآن شریف نے تمام ایمان والوں کو آپس میں بھائی بھائی بنایا اور اس کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ نے وہ الفاظ فرما کر جو اس حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اس اخوت کے بلند معیار کی وضاحت فرمائی آپ فرماتے ہیں اور کس شان کے ساتھ خدا کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ایمان والوں کی اخوت کا حقیقی معیار یہ ہے کہ جو بات ایک شخص اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے ان مختصر الفاظ کے ذریعہ آپ نے گویا ایمان والوں میں ہر قسم کی دوئی اور غیریت کی جڑھ کاٹ کر انہیں بالکل ایک جان کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل اکثر لوگ نفسا نفسی کی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے واسطے ہر خیر کو جمع کرنے اور دوسروں کو ہر خیر سے محروم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ "دوسروں کا حق مارنے والے لوگوں پر افسوس ہے کہ جب وہ دوسروں سے اپنا حق وصول کرتے ہیں تو خوب بڑھا چڑھا کر لیتے ہیں۔ لیکن جب خود دوسروں کا حق دینے لگتے ہیں تو اپنا ناپ کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خدا کے سامنے کبھی پیش نہیں کیے جائیں گے؟" دین حق اس نفسا نفسی کی مرض کو جڑھ سے کاٹ کر حکم دیتا ہے کہ سچے ایمان داروں کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کریں۔

مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ جو خاص حقوق دین حق نے قریبی رشتہ داروں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں انہیں ترک کر دیا جائے۔ مثلاً باپ کا فرض ہے کہ چھوٹی عمر کی اولاد کے اخراجات کا کفیل ہو خاوند کا فرض ہے کہ بیوی کے اخراجات کو برداشت کرے۔ بچوں کا فرض ہے کہ بوڑھے یا بے سہارا والدین کا بوجھ اٹھائیں۔ اسی طرح دین حق نے ایک شخص کے مرنے پر اس کے ورثاء کے حصے بھی مقرر کر دیئے ہیں کہ بیوی کو اتنا حصہ ملے۔ اور اولاد کو اتنا حصہ ملے۔ اور ماں باپ کو اتنا حصہ ملے وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسرے رشتہ داروں اور ہمسایوں اور دوستوں کا خاص خیال رکھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ پس یہ مقررہ حقوق تو بہرحال مقدم رہیں گے۔ لیکن انہیں چھوڑ کر عام تعلقات اور معاملات میں دین حق ہر شخص سے توقع رکھتا اور اسے تاکیدی ہدایت دیتا ہے کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے ایمان دار بھائی کے لئے بھی پسند کرے اور یہ نہ ہو کہ اپنے لئے تو اس کا

باقی صفحہ ۷ پر

پروفیسر میاں محمد افضل - سابق ڈائریکٹر نیشنل ایجوکیشنل کونسل اسلام آباد

ایک ذاتی سی بات

میں اس وقت دارالضیافت کے ایک خوبصورت کمرے میں بیٹھا ہوں۔ فوم بیڈ۔ خوبصورت پردے۔ چمکتا ہوا فرش۔ روشنی اور ہوا کا اعلیٰ انتظام۔ باقی ملک کی طرح یہاں بھی لوڈ شیڈنگ اپنے تاریک بھیانک۔ مہیب سائے پھیلانے کی کوشش کرتی ہے۔ ربوہ کی گلیاں اندھیروں میں ڈوب جاتی ہیں مگر حضرت بانی سلسلہ کا لنگر پھر بھی روشن۔ ایسا انتظام کر دیا گیا ہے کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ کیا مہمان نوازی کا مظاہرہ ہے! کتنا خیال ہے ان دور دراز سے آئے ہوئے دوستوں کا۔ مگر لنگر تو درگاہوں۔ خانقاہوں پہ بھی ہوتے ہیں۔ ہاں بجا! مگر یہ لنگر بہت ہی مختلف ہے۔ ایک خوبصورت ڈائننگ ہال۔ کرسیاں لگی ہوئیں اور میزیں سجی ہوئیں۔ ابھی ابھی شام کا کھانا کھا کے آیا ہوں۔ آلو گوشت کا سالن بھی اور وہ خاص قسم کی مزے دار سی دال بھی۔ روٹی کھانے والوں کے لئے روٹی بھی اور بڑے بوڑھوں کے لئے بہت نرم سی روٹی۔ ہر عمر ہر طبع کا خیال رکھا گیا ہے۔ کھائیے اور سیر ہو کے کھائیے۔ اب کمرے میں تشریف لے جائیے۔ مستعد و مہمان نواز نوجوان وہاں خود چائے۔ گرم گرم چائے لے کر حاضر ہو جائیں گے۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ آپ کسی شاندار ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ نوجوان مستعد۔ خلیق اور مہمان نواز آپ کی ہر خواہش پوری کرنے کو کمربستہ۔ مہمان نوازی کا اعلیٰ مظاہرہ۔ بڑا اچھا کھانا کھانے کے بعد ابھی ابھی کمرے میں پہنچا ہوں۔ اور گرم گرم چائے سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ کتنی خاطر مدارت۔ کیسی اچھی مہمان نوازی! مگر میں اداس ہوں۔ بہت اداس۔ آئیے ذرا گھوم پھر کے اس دارلضیافت کو دیکھ لیں' اس کی دیواریں بولتی ہوئیں۔ پیغام دیتی ہوئیں۔ ایک کھلی کتاب۔ جس کے صفحے آپ کی آنکھوں کے آگے الٹ پلٹ ہو رہے ہیں۔ دروازہ آپ کو ایک مژدہ جانفزا سنا رہا ہے۔

"جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں" نماز کی تلقین کر رہے ہیں "اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز ترک مت کرو" آگے آئیے ایک کونے میں لوگ سربسجود ہیں۔ سحری کے وقت بھی یہی کیفیت۔ دوپہر کے بعد بھی یہی شغل اور رات کی تاریکی میں تو آنکھیں اور بھی بھیگی ہوئیں۔ ایک عجیب ماحول۔ ایک پر کیف سماں۔ یہ تو کوئی اور ہی مخلوق نظر آتی ہے۔ اللہ ان پر اپنا سایہ ہمیشہ قائم رکھے۔

دنیا کے جھمیلے۔ مصروفیت ہی مصروفیت۔ بھاگ دوڑ اتنی کہ کئی کئی ماہ ربوہ آنا ہی نہیں ہوتا۔ جی چاہے بھی تو وقت نہیں ملتا اور ارادہ کر بھی لیں تو بعض اوقات جی نہیں چاہتا ربوہ آجائیں گے مگر کیا اس سے اداسی دور ہو جائے گی۔ وہاں جا کر دل کی کلی کھل جائے گی؟ بیت مبارک میں نماز ادا کریں گے۔ مگر کیا ساتھ کی عمارتوں پر نگاہ نہیں پڑے گی؟ وہ بیتے ہوئے لمحے۔ وہ حسین نظارے جو ان آنکھوں نے دیکھے۔ قطار اندر قطار کھڑے نہیں ہو جائیں گے! کیا آنکھیں۔ اس محبوب ہستی کی متلاشی آنکھیں بار بار محراب کی جانب اٹھ کر مایوس نہیں ہوں گی کیا اس کوچے کی قربت اور اداس نہیں کر دے گی! کیا وہ در و دیوار کسی کے منتظر نظر نہیں آئیں گے ربوہ میں شاید رونق ہو گی۔ مگر کیسی رونق؟ بے جان جسم پہ غازہ و سرخی لگا دیں تو کیا چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ جب روح نہ ہو تو جسم بے جان معلوم دیتا ہے اور جب جان ربوہ میں نہ ہو تو ربوہ کیسے خوبصورت لگے؟ مگر پھر بھی ہے تو دیار محبوب۔ اس آقا کی بسائی ہوئی بستی جنہوں نے اس بے آب و گیاہ بیابان میں ایسی روح پھونک دی کہ یہ باغ و بہار ہو گیا۔ وہ جگہ جہاں ایک گھاس کا تنکا بھی جھلس جاتا تھا۔ وہاں سرسبز درخت اور خوبصورت پودے نظر آتے ہیں۔ سرسبزی و شادابی' خوشی سے رقص کرتی ہوئی درختوں کی شاخیں۔ حمد کے گیت گاتے ہوئے اور اونچے اونچے درخت۔ پھولوں سے لدی ہوئی بیلیں۔ سریلے نغمے۔ رنگین نظارے۔ یہ ڈراؤنی سرزمین اب جنت نگاہ ہے۔ خوبصورت۔ بہت حسین' مگر اس کے باوجود میں اداس ہوں۔ بہت اداس!!

ابھی ابھی اس کمرے میں چند نوجوان۔ خدام احمدیت اپنی رپورٹیں تیار کر رہے تھے۔ کیا لطف آیا ان کی باتیں سن کر۔ کون سے حلقے میں کتنے نمازی حاضر ہوتے ہیں' نوجوانوں کی تربیت کیسی ہو رہی ہے۔ کہاں کمی واقع ہوئی ہے اس کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ اپنا سب کچھ بھولے ہوئے۔ خدمت کے جذبہ سے معمور۔ تربیتی کاموں میں منہمک۔ یوں معلوم دیتا ہے کہ انہیں ایک ہی دھن ہے جوانوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا جائے وہ اللہ کے حضور جھکتے چلے جائیں وہ اپنی زندگیاں بدل دیں۔ ان کی شخصیت میں نکھار آجائے ان کے دلوں میں اپنے آقا کا پیار ہو۔ وہ اللہ کے عبد بن جائیں۔ اعلیٰ مشن۔ نیک جذبہ' بھرپور کوشش۔ ان نوجوانوں کی باتیں بہت ہی پیاری' امید افزا' ایسی کہ مجھ جیسے بوڑھوں کو بھی جھنجھوڑ دیں۔ اور میں نے انہیں اپنی دعاؤں کا تحفہ پیش کر دیا۔ برگ سبز است تحفۂ درویش۔ اللہ ان کو ان نیک عزائم میں کامیاب کرے۔ کمرے کی فضا بہت پر لطف ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود میں اداس ہوں۔ بہت اداس!

"آج مجلس مشاورت شروع ہوئی۔ مرد بھی آ رہے ہیں اور عورتیں بھی' ربوہ کی گلیوں۔ بازاروں اور خاص کر بیوت میں رونق ہی رونق۔ یہ بھی عجیب قصہ ہے۔ آپ بازار میں جا رہے ہیں۔ سامنے ایک بزرگ آ رہے ہیں آپ انہیں جانتے نہیں۔ وہ آپ کو پہچانتے نہیں۔ مگر وہ سلام میں پہل کریں گے ہر طرف سلام۔ سلام۔ سلامتی ہی سلامتی۔ امن ہی امن۔ کیونکہ وہ شفیق و مہربان بزرگ فرما گئے تھے "امن است در مکان محبت سرائے ما" پر نور چہرے۔ ان تھک بوڑھے۔ مستعد نوجوان۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ خوشی کی ایک لہر دوڑ رہی ہے۔ بیوت کی طرف تیز تیز اٹھتے ہوئے قدم۔ ایوان محمود کی طرف جاتی ہوئی لوگوں کی قطاریں۔ ہجوم خلق کا نظارہ۔ بہت طمانیت بخش۔ ایمان افروز۔ خوشی پھوٹتی ہوئی۔ مگر میں اداس ہوں۔ بہت اداس!

بیت المبارک میں نماز ادا کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اللہ کا شکر ادا کیا' ایک اور حسین اتفاق یہ ہوا کہ پہلی صف میں جگہ ملی۔ اور جگہ بھی وہاں جہاں ایک دروازہ باہر کو کھلتا ہے۔ میں خوش ہوا مگر پھر یادوں کے دریچے کھل گئے۔ یہ تو وہی دروازہ ہے جس میں سے آتے ہوئے ان گناہ گار آنکھوں نے اس حسین اور معصوم چہرے کو کئی بار دیکھا۔ اور مجھے اپنے بیٹے کی نکاح کی تقریب یاد آئی۔ جب اس محترم آقا نے آگے بڑھ کر اس خاکسار کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ آج میری نگاہیں اس دروازے کی دہلیز پر جم گئی ہیں۔ کیا دھیرے سے وہ محترم ہستی داخل ہو گی! وہ مبارک قدم اس دروازے سے آتے ہوئے دکھائی دیں گے؟ آنکھیں۔ ڈھونڈھتی رہیں۔ انتظار کرتی رہیں۔ مگر وہ جو یہاں سے ہزاروں میل پرے جا کے بیٹھ گئے۔ خواہشیں انہیں کیسے اتنی جلد لا سکتی ہیں وہ آئیں گے۔ اور ضرور آئیں گے مگر جب اذن ملا تو۔ لیکن آج تو آنکھیں اس دہلیز پر جم کے رہ گئی ہیں۔ یادوں۔ حسین یادوں نے اداس سا کر دیا ہے۔ اداس۔ بہت ہی اداس۔

آج دن کو ربوہ کے بازاروں میں گھومتا رہا۔ کچھ شناسا چہرے دکھائی دئے۔ کچھ محبت کرنے والے دوست ملے۔ دل شاد ہوا۔ چہرے پہ رونق آ گئی۔ ایوان محمود میں ملک کے دور دراز علاقوں سے آنے والے احباب کو دیکھ کر مسرت ہوئی۔ مگر اس کے باوجود کیفیت وہی رہی۔ کان اس پر جلال اور پر شفقت آواز کو سننے کو ترستے رہے۔ شاید ابھی وہ پیاری آواز کان میں پڑے۔ شاید وہ خوش گفتار ہستی اپنی محبتیں نچھاور کرے۔ ارشادات عالیہ سے نوازے۔ مگر پھر وہی کمی۔ وہی اداسی۔ مگر ایک خیال نے سہارا دیا آج تو جمعہ ہے۔ آج تو ملاقات کا دن ہے خواہ وہ بزرگ یہاں سے ہزاروں میل دور ہیں مگر ملاقات ہو جائے گی۔ اور آج یہ ملاقات ربوہ میں ہو گی۔ آج ربوہ میں ہی ان سے مل لوں گا۔ جنہیں یہاں نگاہیں تلاش کرتی پھریں۔ یہ کمی بھی پوری ہو جائے گی۔ چلئے ملاقات کو چلیں وقت ہو گیا' شاید چند منٹ لیٹ ہو گیا ہوں۔ جلد جلد قدم اٹھاتا انصار اللہ کے ہال کی طرف روانہ ہوتا ہوں۔ مگر لوگ تو واپس آ رہے ہیں۔ ہیں! یہ کیا ہوا؟۔ ملاقات تو ہو بھی چکی اور ہم سوئے رہے۔ کیا حماقت ہے کہ یہ بھول ہی گیا' کہ اب ملاقات ساڑھے چھ بجے نہیں بلکہ ساڑھے پانچ بجے شام ہوتی ہے۔ لوگوں نے اپنے جام و سبو بھر لئے۔ وہ خوش نظر آتے ہیں۔ دل سیراب۔ آنکھیں منور۔ میری تہی دامنی اور بھی نمایاں میں شرمندہ و شرمسار۔ اپنی حماقت اور اپنی نادانی کو کوس رہا ہوں۔ کیا محرومی ہے کہ چشمہ کے قریب پہنچ کر بھی پیاسا رہا۔ یہ کوئی استغنا نہیں کہ چشمۂ حیواں پر پہنچ کر سبو توڑ دیا۔ یہ تو محض نادانی ہے۔ محرومی۔ اور سخت محرومی۔ وائے قسمت کمند کہاں جا ٹوٹی۔ وائے محرومی کہ لب بام پہنچ کر دیدار سے محروم رہا۔ اداسی بڑھتی جا رہی ہے۔ میں اداس ہوں۔ بہت ہی اداس۔

★ ☆ ★ ☆ ★

یاد رفتگان

ملک محمد بشیر

مکرم ملک نبی محمد صاحب گوگھیاٹ

میرے والد مکرم ملک نبی محمد صاحب ۱۸۸۵ء میں موضع گھوگھیاٹ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کی پہلے بذریعہ خط اور بعد میں دستی۔ گاؤں کے بزرگ میاں قطب الدین صاحب جو امام مسجد بھی تھے اور گاؤں کے بچوں کو کلام پاک پڑھایا کرتے تھے۔ والد صاحب مذکور کے بھی استاد تھے اور انہی سے آپ نے کلام پاک پڑھا۔ اور چونکہ میاں قطب الدین صاحب کا ایک نیک اور دینی گھرانہ تھا اس لئے والد صاحب کے ان سے گہرے مراسم ہو گئے میاں قطب الدین صاحب کے بڑے لڑکے بابو فخرالدین صاحب (جو مولوی محمد یعقوب طاہر انچارج محکمہ زود نویسی و ریاضی کے پروفیسر محمد ابرہیم صاحب ناصر کے والد تھے) حضرت امام اول جماعت احمدیہ کے شاگرد تھے اور ان کی محبت و صحبت کے زیر اثر بابو فخرالدین صاحب احمدی ہو گئے۔ ان کے بعد ان کے والد بزرگوار میاں قطب الدین صاحب و دیگر افراد نے بیعت کی اور اس طرح بابو فخرالدین صاحب موضع گھوگھیاٹ کے پہلے رفیق بانی سلسلہ ہوئے۔ میرے والد ملک نبی محمد صاحب کی عمر کوئی بارہ تیرہ برس کی تھی اور ساتویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ ایک رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ چاند کی چاندنی ہے اور لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم ہے جو دائرہ کی شکل میں بیٹھا ہوا ہے اور بیچ میں دو چاند جیسی کرسیوں پر دو نورانی شکل کے بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان دو بزرگوں کے چہروں سے نور کی شعائیں آسمان کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ یہ بزرگ آقا اور غلام تھے۔ یہ نظارہ دیکھنے کے بعد والد صاحب بیدار ہو گئے اور صبح ہوتے ہی سب سے پہلے بیعت کا خط بذریعہ ڈاک بھیج دیا اور دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی کہ جلد از جلد خود حاضر ہو کر دستی بیعت کروں۔ اس کے بعد ایک خواب میں دیکھا کہ "وہ کہیں سفر پر جانا ہوا ہے اور چند بزرگوں کو دیکھا ہے اور بزرگوں نے کھانا منگوایا ہے جو میں کھا رہا ہوں۔"

والد صاحب اس خواب کے نتیجے میں شرف ملاقات حاصل کرنے گھوگھیاٹ سے قادیان چل پڑے اور لاہور سے بابو فخر الدین صاحب جو ان دنوں کیمل کور میں ملازم تھے ان کو اور بابو محمد صدیق صاحب و سردار کرم داد خان صاحب بلوچ جو کہ اسی کور میں ملازم تھے کو بھی ساتھ لیا یہ دونوں اشخاص بھی گھوگھیاٹ ہی کے رہنے والے تھے اور ملازمت کے سلسلہ میں لاہور میں مقیم تھے۔ جب ہم سب لوگ بٹالہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت بانی سلسلہ کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور گئے ہوئے تھے۔ اس لئے ہم لوگ بھی بجائے قادیان جانے کے سیدھے گورداسپور چلے گئے۔ کچہری کے قریب ہی ایک مکان کے بالائی حصہ میں حضرت بانی سلسلہ تشریف فرما تھے اور آپ کے ایک طرف حضرت امام اول اور دوسری طرف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور چند دیگر بزرگ تشریف رکھتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت امام اول صاحب سے تعارف ہوا اس وقت والد صاحب کے سر پر پگڑی بھی نہ تھی۔ حضرت امام اول نے والد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر حضرت بانی سلسلہ کے سامنے آپ کو کھڑا کر دیا اور فرمایا کہ یہ میرے وطن بھیرہ میانی کے بچے ہیں حضرت بانی سلسلہ نے ازراہ شفقت سب کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ آپ سب بڑی دور سے آئے ہیں اس لئے جلد جلد کھانا کھا لیں۔

نیچے صحن میں دستر خوان بچھا ہوا تھا۔ جب کھانا کھانے لگے تو والد صاحب کو اپنی وہ خواب یاد آ گئی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ والد صاحب نے اپنی اس خواب کا ذکر بابو فخرالدین صاحب سے کیا اور کہا کہ یہ کھانا تو میں پہلے ایک خواب کے ذریعہ کھا چکا ہوں اور یہی منظر جو اس وقت موجود ہے بذریعہ خواب پہلے دیکھ چکا ہوں۔ اس پر بابو فخرالدین صاحب نے میری خواب کے متعلق فرمایا کہ آپ کو سچی خواب آئی تھی۔ اس کے بعد سب لوگ حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ کچہری چلے گئے اور وہاں سے واپسی پر ایک باغ میں قیام فرمایا کہ اسی دوران آپ کو پیاس لگی اور ایک لوٹا پانی کا منگوایا گیا اور جب حضرت بانی سلسلہ پی چکے تو تمام حاضرین مجلس نے بطور تبرک ایک ایک گھونٹ پانی کا پیا۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ میں بھی ان خوش نصیبوں میں سے تھا جنہوں نے وہ تبرک پیا۔ اس کے بعد حضرت نواب محمد علی صاحب کے رتھ میں سوار ہو کر قادیان کو روانہ ہوئے۔ رتھ کے آگے دو سفید رنگ کے بیل تھے بابو فخرالدین صاحب کو حضرت امام اول صاحب نے ہاتھ پکڑ کر رتھ پر بٹھا دیا۔ اور والد صاحب دیگر ساتھیوں کے ساتھ بذریعہ ریل بٹالہ اور وہاں سے قادیان گئے۔

والد صاحب کوئی پندرہ روز تک قادیان رہے حضرت امام اول نماز کی امامت کرایا کرتے تھے اور کلام پاک کا درس دیتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ جب تقریر کرتے اور جوش میں آتے تو آپ کا رنگ سرخ ہو جاتا تھا اور اپنی ران پر دائیں ہاتھ سے تھپکی دیتے اور اڑ کر بولتے تھے تو والد صاحب کو ان نشانیوں کو خود دیکھنے کا موقع ملا اور یوں والد صاحب کا ایمان اور بھی پختہ ہو گیا۔ قادیان کافی دن رہنے کے بعد والد صاحب نے واپسی کا ارادہ کیا اور اسی دوران آپ کی داڑھ میں درد کی تکلیف بھی ہو گئی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول دوائی لگاتے رہے لیکن آرام نہ آیا۔ والد صاحب نے ایک رقعہ لکھا اور حضرت بانی سلسلہ سے اجازت واپسی کی لینے کے لئے حاضر ہوئے۔ اس رقعہ میں والد صاحب نے لکھا کہ مجھے گاؤں سے آئے کافی دن ہو گئے ہیں اور اب آپ سے واپسی کی اجازت چاہتا ہوں نیز اپنی داڑھ کے درد کے متعلق بھی لکھا۔ یہ رقعہ ایک چھوٹی بچی کو دیا گیا جس نے اس کو پہنچا دیا۔ حضرت بانی سلسلہ باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی داڑھ میں جو درد ہے وہ ٹھیک ہو جائے اور آپ جلد اپنے گھر پہنچ جائیں۔ حضرت بانی سلسلہ سے اجازت ملنے کے بعد والد صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں شہر سے باہر آیا اور سڑک پر چڑھا تو اچانک داڑھ کا درد دور ہو گیا اور پھر زندگی بھر درد نہ ہوا۔ اور جب بٹالہ پہنچا تو ایک فوجی سپیشل ٹرین تیار کھڑی تھی جس نے راولپنڈی جانا تھا اسی پر سوار ہو کر بذریعہ لاہور۔ لالہ موسے پہنچ گیا اور وہاں سے ملکوال کے لئے گاڑی مل گئی اور ملکوال سے میانی کے لئے بھی گاڑی تیار مل گئی اور یوں اسی شام کو میں بخیریت اپنے گاؤں گھوگھیاٹ پہنچ گیا۔ والد صاحب بڑے فخر سے یہ بات سنایا کرتے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ کی دعائے خاص کی بدولت داڑھ کا درد بھی ٹھیک ہو گیا اور میں ایک ہی دن میں بخیریت اپنے گھر واپس پہنچ گیا۔

جب جلسہ سالانہ کے دنوں میں سپیشل ٹرینیں قادیان کے لئے روانہ ہوتی تھیں اور بہت بھیڑ ہوا کرتی تھی تو والد صاحب ذکر کیا کرتے کہ ابھی بٹالہ سے قادیان تک ریل نہیں چلی تھی اور یکوں اور تانگوں کے ذریعہ بٹالہ سے قادیان تک کا راستہ طے کرنا پڑتا تھا۔ سڑک کچی اور ناہموار تھی اور لوگ پیدل بھی ۱۲ میل کا راستہ طے کرنے کے لئے چل پڑتے تھے اور راستہ میں سکھ کہتے تھے "او بلے بلے مرجیا تیریاں مریداں نے تے سڑک ہی پٹ دتی ہے۔" ان باتوں کو یاد کر کے والد صاحب اکثر آبدیدہ ہو جاتے اور اپنی اولاد کی تقویت ایمان کا باعث بنتے۔

والد صاحب کی تعلیم سات جماعت تک تھی ایک دفعہ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے اجازت چاہی کہ کوئی ملازمت کر لوں اس کے جواب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول نے فرمایا آپ کو کسی ملازمت کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ آپ کو گھر بیٹھے ہی رزق دے گا اس کے بعد آپ نے ملازمت کا خیال ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے واقعی گھر بیٹھے اتنا رزق دیا اور فضل فرمایا کہ کبھی کوئی کمی محسوس نہ ہوئی۔ والد صاحب ہر ماہ دو تین خطوط دعا کے لئے لکھا کرتے تھے اور کسی بیماری یا تکلیف کے وقت خط سرہانے کے نیچے یا ڈاک میں ڈال دیتے تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بیماری یا تکلیف کو دور فرما دیتا امامت کے ساتھ والہانہ وابستگی اختیار کی۔ آپ جماعت کے سیکرٹری مال اور صدر بھی رہے۔ ایک دفعہ کسی وجہ کے باعث دیر سے خط حضرت امام جماعت ثانی کو لکھا تو اس کے جواب میں آپ کو ارشاد ہوا کہ آپ نے اب کے بہت دیر کے بعد خط لکھا ہے۔

ماسٹر محمد عبداللہ صاحب جو میانی کے سکول میں استاد تھے قادیان گئے اور حضرت امام الثانی سے ملاقات کی تو حضرت صاحب نے پوچھا کہ آپ کے سیکرٹری مال کون ہیں تو ماسٹر صاحب نے جواباً عرض کیا کہ ملک نبی محمد صاحب تو اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ تو جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کے سیکرٹری مال ہیں اس پر ماسٹر صاحب نے کہا کہ میانی اور گھوگھیاٹ کی ایک ہی جماعت ہے اور اس کے سیکرٹری مال ملک نبی محمد صاحب ہیں۔ ماسٹر صاحب جب واپس آئے تو اسی ملاقات کا ذکر آپ نے والد صاحب سے کیا تو والد صاحب سن کر بہت خوش ہوئے کہ میرا نام حضرت صاحب کو یاد ہے۔

والد صاحب نے بانی سلسلہ احمدیہ کے

عہد میں بیعت کی سعادت اول۔ ثانی اور امامت ثالثہ سے وابستہ رہے' گاؤں کے سب سے بڑے زمیندار تھے اور سب سے زیادہ انکسار بھی طبیعت میں تھا۔ جتنا عرصہ زندگی گذاری مرکز سے آمدہ احباب کے قیام و طعام کا آپ کے ہاں ہی بندوست ہوتا تھا کسی کی دل آزاری نہ کی۔ اپنے مزارعان کے ساتھ بھی بہت پیار اور محبت و اخلاص کا سلوک کرتے اور سارے گاؤں میں آپ کی رشتہ داری تھی ان میں غیراز جماعت بھی رشتہ دار تھے اور احمدی بھی سب ہی آپ کے مداحوں میں تھے۔ اور سب سے والد صاحب کا سلوک مشفقانہ ساری عمر رہا۔ والد صاحب نے ۸۴ برس عمر پائی ۶۹-۸-۷ کو دل کا عارضہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ موصی تھے اور تدفین کے لئے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور ۶۹-۸-۸ کو آپ کی نماز جنازہ حضرت امام الثالث نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفیقان میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ آپ کی اولاد کے لئے دعا فرمائیں کہ ان کو اپنے والد محترم کی طرح کا ایمان و ایقان نصیب ہو۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۴

پیمانہ اور ہو اور دوسروں کے لئے اور ہو۔ ایک دوسری حدیث میں ہمارے آقا حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ تمام ایمان دار آپس میں ایک انسانی جسم کے اعضا کا رنگ رکھتے ہیں جس طرح جسم کے ایک عضو کے دکھنے سے سارا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ایمان دار کے دکھ سے ساری قوم میں بے کلی اور بے چینی پیدا ہو جانی چاہئے۔ یہ وہ اخوت کا بلند معیار ہے۔ جس پر خدا کا رسول (فداہ نفسی) ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ کاش ہم اس تعلیم کی قدر کریں۔

پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار موجود ہیں۔ معین قریشی

(شاہین صہبائی سے)

اسلام آباد ۱۷۔ اپریل پاکستان کے سابق وزیراعظم مسٹر معین قریشی نے اسلام آباد کے سینئیر صحافیوں کو اتوار کے روز اس وقت حیران کر دیا جب انہوں نے ایٹمی ہتھیار تیار نہ کرنے کے معاہدے (این۔ پی۔ ٹی) کا ذکر کرتے ہوئے کہ "ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد میں اضافہ نہ کریں"

ان کے اس ریمارک پر کسی نے توجہ نہ دی کیونکہ چند لمحے قبل انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام کیپ Cap کر چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ بہت تھوڑے وقت میں ایٹمی اسلحہ تیار کر لے۔ تاہم جب ان کی گفتگو کے بعد اس نامہ نگار نے ان سے یہ پوچھا کہ کیا ان کی یہ بات محض "زبان کی لغزش" تھی یا واقعی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے پاس ایٹمی اسلحہ موجود ہے۔ مسٹر معین قریشی نے جواب دیا۔ "ہاں! ہمارے پاس کچھ تو ہے ہی"۔

ان کی اس بات پر لوگوں نے یہ قیاس آرائیاں شروع کر دی ہیں کہ پاکستان کے پاس کس قسم کا ایٹمی اسلحہ موجود ہے۔ مسٹر معین قریشی نے ایٹمی پروگرام کو کیپ Cap کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات کہی تھی کہ "ہمیں اپنے ایٹمی ہتھیاروں کے ذخیرے میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے"۔

انہوں نے یہ بات دوہرائی کہ پاکستان روایتی جنگ کی صلاحیتوں میں بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے صرف ایٹمی صلاحیت ہی وہ مؤثر ڈراوا رہ جاتا ہے جو اسلام آباد کو حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے یکطرفہ طور پر بیلسٹک میزائیلوں کی تیاری کو محدود کر دیا ہے۔ مسٹر قریشی نے کہا کہ پاکستان بہت مختصر نوٹس پر ایٹمی ہتھیار تیار کر سکتا ہے۔ اور اس کے پاس ان کو بنانے کی صلاحیت بھی ہے۔ لیکن ہم خلوص دل سے ایٹمی توانائی کو محدود کرنے کے حامی ہیں۔

(ڈان ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۴ء)

☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا (آمد از کرایہ مکان دوکان' زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

M.T.A کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں

ٹی وی پوائنٹ

بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد

فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۴۷۳

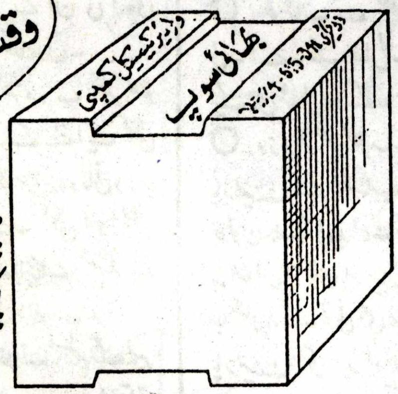

ایک وقت میں تین کام

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ

WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۷۷۶۴ - ۴۱۷۷۶۴ // فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۵۲۴۴۰

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

- جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدرٹنکچرز
- جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
- خالی شیشیاں و ڈراپرز
- اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
- ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون: 04524-771 04524-211283 فیکس (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 28- اپریل-1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو جنوبی افریقہ کے دورے کی دعوت مفاہمت کے جذبہ کے تحت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری دلی خواہش ہے کہ نواز شریف بھی میرے وفد میں شریک ہو کر میرے ساتھ جنوبی افریقہ جائیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے استعفوں کا ڈرامہ مہران بینک جیسے گھپلوں کی تفتیش رکوانے کے لئے رچایا گیا ہے۔ نواز شریف کو صرف دو درجن استعفے وصول ہوئے ہیں باقی نے انکار کر دیا ہے۔ عوام اور ارکان ایسی سیاست سے تنگ آچکے ہیں۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ استعفوں پر دستخط جعلی ہیں۔ دوبارہ الیکشن لڑنا معمولی بات نہیں۔ اپوزیشن والے مستعفی ہوں گے نہ استعفے سپیکر کو دیں گے۔ انہوں نے کہا صدر کے خلاف نازیبا کلمات کہنے والوں کے والدین نے ان کی اچھی تربیت نہیں کی تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن سے مذاکرات کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے جس کا سربراہ وفاقی وزیر غلام مصطفیٰ کھر کو بنایا ہے۔ کمیٹی اپوزیشن لیڈروں سے ملاقات کر کے بائیکاٹ ختم کرنے پر آمادہ کرے گی۔

○ لاہور میں مہنگائی کے خلاف مسلم لیگ لیبر ونگ کے زیر اہتمام مزدوروں نے احتجاجی جلوس نکالا اور گورنر ہاؤس کے باہر مظاہرہ کیا۔ پولیس نے جلوس پر لاٹھی چارج کیا اور جلوس کے لیڈروں میں سے ۱۲۔ افراد کو گرفتار کر لیا اور جلوس کو منتشر کر دیا۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ لوگوں کو ترقیاتی عمل میں براہ راست شامل کیا جانا چاہئے۔

○ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ اور دیگر اپوزیشن ارکان نے اسمبلی سے مسجد شہداء تک ایک احتجاجی جلوس نکالا اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔ صوبائی اپوزیشن لیڈر شہباز شریف نے خطاب میں کہا کہ ہم کسی بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے۔ حکومت کے دن گنے جاچکے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے اپوزیشن کو ایوان میں لانے کے لئے پانچ رکنی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ اس کمیٹی کے سربراہ مخدوم الطاف ہوں گے۔

○ ایم کیو ایم کے تین گرفتار شدہ سینیٹروں نے چیئرمین سینیٹ سے اپیل کی ہے کہ ان کی سینیٹ کے اجلاس میں حاضری کو یقینی بنانے کے لئے مناسب اقدام کریں۔

○ اپوزیشن کے بائیکاٹ کے دوران قومی اسمبلی نے بدھ کو واپڈا کی نج کاری سمیت ۵ بل منظور کر لئے۔ واپڈا کی نج کاری کے بل کا مقصد ہائیڈل پاور۔ جنریٹنگ پاور سٹیشنوں اور قومی گرڈ سٹیشنوں کے سواء واپڈا کے دیگر اثاثوں کی نج کاری ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی ۱۳ سال قبل درج ہونے والے راج قتل کیس میں بھی ضمانت ہو گئی ہے۔ خصوصی عدالت نے کہا ہے کہ ملزم کے خلاف براہ راست کوئی شہادت ریکارڈ پر نہیں آئی ہے۔

○ بارانی زرعی کالج راولپنڈی کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

○ وفاقی کرپشن کمیٹی کے چیئرمین ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ جنرل وحید مہران بینک سکینڈل میں ملوث نہیں۔ ۱۴۔ کروڑ اسلم بیگ نے لئے اور یہ سب کچھ ۱۹۹۰ء میں ہوا۔ جبکہ موجودہ چیف آف آرمی سٹاف نے ۹۳ء میں چارج سنبھالا۔

○ خوشاب سے تعلق رکھنے والے ایم۔ پی۔ اے۔ ملک صالح۔ ایم گنیجال۔ جونیجو لیگ میں شامل ہو گئے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے ارکان پارلیمنٹ کے احتساب کے لئے انتہائی سخت قانون بنانے کی ہدایت کی اس قانون کے تحت بدعنوان ارکان پارلیمنٹ کے اثاثے ضبط کئے جاسکیں گے۔ کوئی بھی عام شہری کسی بھی رکن پارلیمنٹ کی بدعنوانی کے بارے میں پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی کو شکایت کر سکے گا۔ خصوصی کمیٹی کی کارروائی کے دوران "ملزم رکن پارلیمنٹ" کسی عدالت سے حکم امتناعی حاصل نہیں کر سکے گا۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد صاحب شمس ربوہ کو ۲۴ اپریل بروز اتوار شام کو دل کا شدید دورہ پڑا۔ تین دن Intensive Care میں ایڈمٹ رہے۔ اب خدا کے فضل سے حالت خطرے سے باہر ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 355422, 7226508, 7235175

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔
برکت علی الیکٹرانکس
شہنازہ پلازا۔ چاندنی چوک مری روڈ۔ راولپنڈی
فون: 420958

احمد انٹرنیشنل
فون: 211440, 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
PP 548179
PP 510564
906
2029
218534-219065

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات
○ میٹھا پانی ○ بجلی ○ سیوریج ○ سڑکیں ○ سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز